وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

یعنی بیان یعنی ترجمہ تفسیر قرآن با ترجمہ تحت اللفظی و توضیحات سلیس با فوائد عمدہ و نکات آسان کار آمد اعظان

ترجمہ اردو تفسیر حسینی

جلد دوم مسمی بہ

تفسیر قادری

جس میں ترجمہ ... مولوی فخر الدین ... صاحب ترجمہ فارسی ... سب ... حاشیہ ...

قد انطبع فی المطبع المعروف الرئیس الاعظم رام کمار بالکھنؤ

متلاشیان ناز فرما قرآن عربی زبان در وفق افزا
لآلی آبی ی لہی ن بی ن نق ی طبق تین

گوہر ثمین بیان یعنی ترجمہ تفسیر قرآن با ترجمہ تحت لفظی اردو صاف و

سلیس زبان با فوائد عوائد روایات صحیحہ کار آمد واعظان نامی عنی

ترجمۂ اردو تفسیر حسینی

جلد دوم مسمّٰی بہ

تفسیرِ قادری

جس کو منجانب مطبع نہایت عمدگی کے ساتھ فخر العلماء مولوی فخر الدین صاحب نے ترجمہ فرمایا اور اکسیر ترجمہ کیمیائے سعادت حسین صاحب

صفائے انطباع مطبع نامی گرامی راجہ رام کمار لکھنؤ تاباں و متجلی ہوا

حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ جب وہ چاہتے تو پہاڑ ان کے ساتھ چلتے وَالطَّیْرَ ج اور مسخر کر دیا اُس کا پرندوں کو کہ ذکر کے وقت اُن کے ساتھ موافقت کرتے تھے لکھا ہے کہ جب حضرت داؤد تسبیح کہتے تو پہاڑ آواز سے اُنھیں مدد دیتے اور پرند اُن کے سر کے اوپر صف باندھ کر الحان دل آویز سے اُن کی مدد کرتے اور وہ نغمے سننے والے بہتیرے اپنی جان دیتے بیت

چو گردد مطرب من نغمہ پرداز ز شوقش مرغ روح آید بپرواز

ایک دن ایک فرشتہ حضرت داؤد کی زیارت کو آیا اور بولا کہ آپ خدا کے پیغمبر اور خلیفہ ہیں اولیٰ یہ ہے کہ آپ کا کھانا آپ کی کمائی سے ہو داؤد علیہ السلام نے خدا سے پیشہ طلب کیا حکم ہوا کہ زرہ بنایا کر و اور یہ پیشہ حق تعالیٰ نے اُن پر آسان کر دیا جیسا کہ فرماتا ہے کہ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝ لا اور نرم کر دیا ہم نے اُن کے واسطے لوہے کو بے آگ کے ایسا کہ ان کے ہاتھ میں موم کی طرح لوہا نرم ہو جاتا تھا اور اُس لوہے میں جو تصرف چاہتے کرتے اور حکم کر دیا ہم نے اَنِ اعْمَلْ یہ کہ بناؤ سٰبِغٰتٍ زرہیں فراخ دامن کشادہ وَّقَدِّرْ اور اندازہ نگاہ رکھ فِي السَّرْدِ اُس کے بُنتے میں یعنی اُس کی کڑیاں برابر برابر بناؤ تاکہ اُس کی وضع مناسب پڑے تیسیر میں ہے کہ حضرت داؤد ہر روز ایک زرہ بناتے اور چھ ہزار درم کو بیچتے چار ہزار تصدق کرتے اور دو ہزار اہل و عیال پر خرچ کرتے لباب میں کہا ہے کہ جب حضرت داؤد نے وفات فرمائی تو چھ ہزار زرہیں اُن کے گھر میں تھیں وَاعْمَلُوْا اور کہا ہم نے کہ اے داؤد تو اپنے لوگوں کے ساتھ عمل کر صَالِحًا ط عمل نیک یعنی غرضوں سے خالص اِنِّيْ بیشک میں بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اُس چیز کے جو تم لوگ کرتے ہو بَصِيْرٌ ۝ دیکھنے والا ہوں اور اُسی کے لائق جزا دوں گا۔ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ اور مسخر کر دی گئی سلیمان علیہ السلام کے واسطے ہوا غُدُوُّهَا شَهْرٌ صبح کو اس کا چلنا ایک مہینے کی راہ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ج اور شام کو اُس کی چال ایک مہینے کی راہ صبح کو تدمر سے حضرت سلیمان چلتے اور اصطخر شیراز میں قیلولہ کرتے شام کو کابل میں پہونچ کر شب باش ہوتے وَاَسَلْنَا لَهٗ اور جاری کر دیا ہم نے سلیمان کے واسطے عَيْنَ الْقِطْرِ ط چشمہ تانبے کا پگھلا ہوا کہ وہ کھاں سے پانی کی طرح نکلتا اور کھان قریب صنعان ملک یمن کے ایک موضع میں تھی ہر مہینے میں تین دن تانبا اُس سے بہتا جو کچھ چاہتے بناتے وَمِنَ الْجِنِّ اور تابع کر دیے گئے سلیمان کے جنوں میں سے مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ جو کوئی کام کرتا اُن کے سامنے بِاِذْنِ رَبِّهٖ ط اپنے رب کے حکم سے وَ اور مقرر کر دیا ہم نے کہ مَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ جو کوئی جن پھرے اور مڑے اور سرکشی کرے عَنْ اَمْرِنَا ہمارے حکم اور سلیمان کی اطاعت سے نُذِقْهُ چکھائیں ہم اُسے مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ عذاب میں سے جلتی ہوئی آگ کے عقبیٰ میں اور بعضے کہتے ہیں کہ دنیا میں جو فرشتہ آگ کا کوڑا ہاتھ میں لیے رہتا ہے وہ جنوں پر مقرر اور مسلط تھا کہ جو جن حضرت سلیمان کے حکم سے باہر ہو وہ آگ کا کوڑا اُسے مار کر جلا دے يَعْمَلُوْنَ کام بناتے تھے جن لَهٗ سلیمان کے واسطے مَا يَشَآءُ جو چاہتے تھے سلیمان مِنْ مَّحَارِيْبَ در اور دالان اچھے اور دیواریں خوب وسیط میں ہے کہ محراب اُس مکان کو کہتے ہیں کہ ایک درجہ چڑھ کر اُس پر جا سکیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ محارب سے یہاں حرب یعنی لڑائی کی جگہ مراد ہے جیسے اونچے قلعے اور چوڑے دھس جنوں نے ولایت یمن میں حضرت سلیمان کے واسطے عجیب عجیب قلعے بنائے تھے جیسے مرد اوح مینوں اور قلقوم اور غمدان اور صنیدہ اور مثل اُس کے وَتَمَاثِيْلَ اور بناتے تھے مورتیں اور فرشتوں اور انبیا علیہم السلام کی صورتیں اُس وضع پر جس پر کہ وہ عبادت کے وقت رہتے تھے تاکہ لوگ اُن تصویروں کو دیکھ کر اُسی صورت سے عبادت کریں اور اُس زمانہ میں تصویر لینا اور رکھنا مباح تھا عین المعانی میں ہے کہ لوہے سے آدمیوں کی مورتیں بناتے تھے اور جب دشمنوں سے لڑائی کا وقت آتا تو حق تعالیٰ اُن میں روح پھونک دیتا تاکہ قتال میں قوی اور سخت رہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ دو شیر بنائے تھے حضرت سلیمانؑ کے

تخت کے نیچے اور دو کرگس تخت کے اوپر جب حضرت سلیمان چاہتے کہ تخت پر چڑھیں تو وہ دونوں شیر اپنے شانے پھیلا دیتے اور اُن پر قدم رکھ کر حضرت سلیمان تخت پر چڑھ جاتے اور جب تخت پر بیٹھتے تو دونوں کرگس اپنے پروں سے ان پر سایہ کرلیتے وَجِفَانٍ اور بناتے تھے حضرت سلیمان کے واسطے لکڑی وغیرہ کے کاسے کَالْجَوَابِ بڑے حوضوں کے مثل وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ط اور دیگیں اونچی اونچی تپائی پر رکھیں پہاڑوں کے مانند اور بارہ ہزار باورچی تھے کہ وہ ان دیگوں میں کھانا پکاتے اور اب تک[1] شام میں بعض مقام پر ایسی دیگیں پتھر سے تراشی ہوئی موجود ہیں اِعْمَلُوْٓا کہا ہم نے کہ نیک کام کرو اٰلَ دَاوٗدَ اے آل داؤد شُكْرًا ط واسطے شکر ان نعمتوں کے کہ ثابت ہیں سنائی قدس سرہ نے کہا ہے کہ آل داؤد نے دن رات کی گھڑیاں تقسیم کی تھیں ہر ساعت اُن میں سے ایک شکر الٰہی اور عنایت بادشاہی پر قائم تھا وَقَلِيْلٌ اور تھوڑے ہیں مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۝ میرے بندوں میں سے شکر گزار اور شکور اُسے کہتے ہیں جو دل اور زبان اور ہاتھ پاؤں سے اکثر اوقات مراسم شکر گزاری ادا کرے اور شکر میں باوصف اس قدر ڈوبے رہنے کے اپنے کو ادائے شکر سے عاجز جانے اس واسطے کہ شکر کی توفیق ایک اور نعمت ہے کہ دوسرے شکر کو چاہتی ہے اور اسی جگہ سے کہا ہے کہ اَلشَّكُوْرُ مَنْ يَّرٰى عَجْزَهٗ مِنَ الشُّكْرِ یعنی شکر کرنے والا وہ ہے جو دیکھے اپنا عجز ادائے شکر سے مثنوی

حدّ شکر حق نداند ہیچکس ۔۔۔ حیرت آمد حاصل دانا وبس
آں بزرگے گفت باحق در نہاں ۔۔۔ کاے پدید آرندۂ ہر دو جہاں
اے منزّہ از زن و فرزند وجفت ۔۔۔ کے توانم شکر نعمتہات گفت
پیک حضرت داوش از ایزد پیام ۔۔۔ گفتش از تو ایں بود شکرے مدام
چوں دریں رہ ایں قدر بشناختی ۔۔۔ شکر نعمتہائے ما پرداختی

لکھا ہے کہ بیت المقدس کی بنا حضرت داؤد علیہ السلام نے شروع کی تھی اور حضرت سلیمان نے اُسے پورا کرنے میں بڑی کوششیں کیں ابھی اُس کے پورا ہونے میں سال بھر کا کام باقی تھا کہ موت کا پیام حضرت سلیمان کو آپہونچا اخیر وقت حضرت سلیمان نے اپنے لوگوں کو وصیت کی کہ میری موت ظاہر نہ کرنا اور مرنے کے بعد مجھے میرے عصے کی آڑ لگاکر کھڑا کر دینا تاکہ جن اپنے کام سے باز نہ رہیں اور مسجد کا کام پورا ہو جائے پھر حضرت سلیمان جب اس جہاں سے گذر گئے تو اُنھیں غسل دیا اور جنازہ کی نماز پڑھی اور عصے کی آڑ میں کھڑا کر دیا جن دور سے اُنھیں زندہ جانتے تھے اور اپنے اپنے کام پر مستعد تھے یہاں تک کہ ایک سال گزرنے کے بعد عصے کو نیچے کی طرف سے گھن نے کھا لیا اور حضرت سلیمان زمین پر گرے تو سبھوں کو اُن کی موت کا حال معلوم ہوا جن بھاگے اور پہاڑوں کی گھاٹیوں اور جنگلوں کے درمیان میں چل دیے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فَلَمَّا قَضَيْنَا پھر جب حکم کیا ہم نے عَلَيْهِ الْمَوْتَ سلیمان پر موت کو اور مرنے کے بعد اُنھیں عصے کی آڑ لگاکر لوگوں نے کھڑا کر دیا تو مَا دَلَّهُمْ دلالت نہ کی جنوں کو عَلٰى مَوْتِهٖٓ سلیمان کی موت پر اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ مگر گھن نے کہ زمین سے نکلا تَاْكُلُ کھاتا تھا مِنْسَاَتَهٗ ج اُس کے عصے کو فَلَمَّا خَرَّ پھر جب گر پڑے سلیمان علیہ السلام تو تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ جان لیا جنوں نے اَنْ لَّوْ كَانُوْا یہ کہ اگر ہوتے کہ البتہ يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ جانتے غیب کو جنوں کو یہ گمان تھا کہ وہ غیب جانتے ہیں اور لوگوں سے ایسا ہی ظاہر کرتے تھے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو مَا لَبِثُوْا نہ ٹھہرتے سال بھر تک فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ط ذلیل کرنے والے

[1] یعنی صاحب تفسیر حسینی کے زمانہ تک ۱۲